بڑے اہتمام سے چھاپ کر انھیں شائع کیا' دیوبند اور اس کے علما کے نام کے عاشق تھے، کئی سال سے فالج کے شدید مرض میں مبتلا تھے اور صاحب فراش ہو گئے تھے لیکن اس عالم میں بھی خدمت علم دین کے بڑے بڑے منصوبے بناتے اور ان پر عمل کرتے رہتے تھے اگرچہ بیمار فالج کے تھے۔ لیکن انتقال دورۂ قلب سے اچانک ہوا۔

اللھم اغفر لہ وارحمہ۔

تاریخ دار العلوم دیوبند جس کا ارباب ذوق کو شدت سے انتظار تھا۔ خدا کا شکر ہے اسکی پہلی جلد اعلیٰ کتابت وطباعت کے ساتھ شائع ہوگئی ہے مجلس شوری نے اس کی ترتیب وتالیف کا کام سید محبوب حسن صاحب رضوی کے سپرد کیا تھا اور اس میں شک نہیں کہ اس کام کے لیے اس سے بہتر اور کوئی انتخاب نہیں ہو سکتا تھا۔ موصوف وطن تعلیم اور ملازمت' ہر اعتبار سے دیوبندی ہیں مطالعہ اور تحقیق وتلاش کا ذوق فطری ہے، تاریخ سے طبعی مناسبت ہے' اردو کے ادیب ہیں مورخ کا فرض ہے کہ واقعات کے بے کم وکاست بیان تک محدود رہے اور تاریخ کو پروپیگنڈا نہ بنائے' اس حیثیت سے ہمارے نزدیک یہ کتاب اپنے مقصد میں بوجوہ کامیاب ہے اس میں مستند مآخذ ومصادر کی روشنی اور شگفتہ رواں زبان میں' اسلام میں تعلیم اور مدارس کی مختصر تاریخ بیان کرنے کے بعد یہ بتایا گیا ہے کہ یہ مدرسہ کب کہاں اور کیوں اور کس طرح قائم کیا گیا' اس کے قائم کرنے والے کون کون حضرات تھے۔ وہ کس پایہ کے بزرگ اور ارباب علم وفضل تھے۔ ان کے عزائم اور مقاصد کیا تھے۔ اس مدرسہ کے مدرس اور طالب علم کون کون اور کیسے کیسے تھے، نصاب کیا تھا طریق درس وتربیت کیا تھا۔ مدرسہ کی اپنی عمارت کب بننی شروع ہوئی اور تعلیم' انتظام' تعمیر طلباء اور اساتذہ کی تعداد' زرچندہ' دار العلوم کی مقبولیت' مرجعیت' اور ملک وبیرون ملک میں دار العلوم کا نفوذ واثر اور دار العلوم کے شعبوں اور اس کی ملی اور مذہبی خدمات میں توسیع' ان سب میں عہد بعہد کیا ترقی ہوتی رہی۔ کتاب کا مقدمہ پچاس صفحات میں ہے حضرت مہتمم مولانا قاری محمد طیب صاحب نے لکھا ہے جو نہایت موثر اور دلآویز ہے اس میں مولانا نے اپنے خاص انداز تحریر وخطابت میں بڑی تفصیل سے یہ